

سی بی ایس چینل کی دہشت گردی مسلمانوں کا تعاقب اور جبری فال ویل کی معافی

یہ رمضان المبارک سے پہلے کا واقعہ ہے کہ C.B.S. News (سی بی ایس نیوز) چینل کے مشہور پروگرام 60 Minutes (سکسٹی منٹس) میں امریکی پادری Jerry Falwell (جیری فال ویل) نے رحمت عالم معلم اخلاقؑ کا باعث تخلیق کائنات حضرت محمد الرسول ﷺ کی شان میں گستاخانہ انداز میں بات کو اور آپؐ کو خاک بدہن Terrorist (ٹیرارسٹ) کہا۔ ادھر یہ بات ٹی وی پر نشر ہوئی ادھر امریکہ اور کینیڈا میں بالخصوص اور ساری دنیا کے مسلمانوں میں بالعموم اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ مسلم تنظیمات نے فوراً ہی اس بات پر رد عمل کا اظہار کیا۔ اخبارات و رسائل میں مضامین پریس ریلیز اور مراسلوں کا آغاز کیا اور ساتھ ہی پرامن احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ بھی شروع کیا۔

11 ستمبر 2001ء کے سانحہ کے بعد امریکہ میں مسلم کمیونٹی ڈری ڈری اور سبھی سبھی سی ہے لیکن اس ملعون کے گستاخانہ الفاظ پر مسلم کمیونٹی بالخصوص پاکستانی حضرات نے C.B.S. کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا اور اپنی دینی حمیت و غیرت کا عملی ثبوت پیش کیا۔ جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ امریکی پادری جیری فال ویل کی دیدہ ونی کے جواب میں اگرچہ یہ احتجاج ناکافی ہے۔ تاہم اس سے یہ امید پیدا ہو چلی ہے کہ پاکستانی مسلمان امریکہ میں آباد ہونے یا رہنے کے لئے اتنی بھاری قیمت ادا کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ اگر اس احتجاجی مظاہرے میں لاکھوں مسلمان شرکت کر لیتے تو یہ پراگندہ اور منتشر مسلم دنیا کے نیویارک شہر میں اتحاد کی خبر بن سکتی تھی۔ اس احتجاجی مظاہرے میں غالب اکثریت پاکستانی مسلمانوں کی تھی اگر اس مظاہرے میں دیگر مسلم ممالک کے افراد بھی بھرپور طریقے سے شامل ہوتے تو سی بی ایس اور دیدہ وہن ملعون پادری کو مسلمانوں کے پیغام کی بھرپور دہشت کا اندازہ ہو جاتا۔ اس مظاہرے میں امریکہ اور نیویارک میں مقیم عرب مسلمانوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عرب بھائی اب روزِ محشر حضرت اسرائیل کی آواز پر ہی اٹھیں گے۔ ان مظاہروں کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ برصغیر کے ان مسلمانوں نے جو امریکہ میں مقیم ہیں خوف و ڈر کی چادر اتار پھینکی ہے اور ملعون پادری جیری فال ویل بھی یہ سمجھ گیا ہے کہ مسلمان اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی شان میں کسی قسم کی گستاخانہ بات کو برداشت نہیں کریں گے۔

دیکھنی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو کچھ بھی ہو چاہے کی ضرورت بھی محسوس نہیں

لی۔ اُس فراخان جیسے شعلہ بیان، مبلغ اور آگ رکاوٹیں دالے منظر نے بھی احتجاج کے دو الفاظ تک ادا نہیں کئے۔ اُس فراخان وہ شخص ہے جس نے چند سال پیشتر یہودی مذہب کو اکثر کا مذہب اور ہنر کو عظیم انسان کہہ کر اسلام اور مسلمانوں کے نام پر بھگایا تھا۔ عالی جاہ محمد کے اس پیروکار کو معلم اخلاق حضرت محمد الرسول ﷺ کی نصیحت معلوم نہ تھی کہ تم کسی کے جھوٹے دین کو بھی تو بین نہ کرو تا کہ وہ تمہارے سچے دین کی توہین نہ کر سکے۔

نیشنل کونسل آف چرچز نے متفقہ طور پر پادری جیری فال ویل کے بیان جس میں اس نے رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) وبشت گرد کہا تھا اس کی مذمت کی ہے۔ پروٹسٹنٹ، کاتھولک، آرتھوڈوکس وغیرہ سب عیسائی فرقوں نے جیری فال ویل کے اس بیان کی مذمت کی اور اس پر شدید تنقید کی ہے۔ اور صدر ریش سے کہا کہ وہ بھی اس کی مذمت میں بیان جاری کریں۔ اس کے علاوہ امریکہ کی مختلف عیسائی مذہبی تنظیمات نے بھی پادری کے اس بیان پر تنقید کی ہے۔ اس سے پہلے بھی رپورینڈ وائن نے بھی اس قسم کی جواس کی تھی اس وقت بھی رد عمل ہوا تھا مگر اتنا نہیں۔ بعض اوقات غیر مسلم اپنی مشہوری اور اپنی دوکان چکانا کے لئے ایسی قبیح حرکت کرتے ہیں۔ رپورینڈ وائن غیر معروف آدمی تھا اس کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ چرچ سے ریٹائرڈ ہو چکا تھا۔ حالانکہ اس نے پادری جیری فال ویل سے زیادہ زیادہ آلود اور نفرت انگیز باتیں کی تھیں۔ اس کا مقصد خود کو منظر عام پر لانا بھی تھا۔

پادری جیری فال ویل امریکی صدر مسر جارج بش کے بہت قریب ہے۔ فلسطین اور اسرائیل سے متعلق پالیسی اس کا بڑا اثر ہے۔ اس کے علاوہ جیری فال ویل کے پیروکار دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اس معلون جیری فال ویل کی اس حرکت پر احتجاج کے دوران ہندوستان میں نو مسلمانوں کو ہندوؤں نے شہید کر دیا۔ اس پر احتجاج کی وجہ سے کشمیر میں بھی مسلمان مارے گئے۔

اس امر کی قدامت پسند پادری جیری فال ویل نے مسلمانوں کے عالم گیر سطح پر احتجاج کی وجہ سے پیغمبر اسلام حضرت محمد الرسول ﷺ کی شان اقدس میں کستانی پر مسلمانوں سے معافی مانگ لی ہے۔ جیری فال ویل نے نیچ برگ (ورجینیا) سے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا کہ میں سی بی ایس کے پروگرام 60 منٹ کی نشریات میں، اپنے انٹرویو میں اپنے ان نکات کے بارے میں جولا کھوں کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث بنے ہیں معافی کا خواست گار ہوں۔

اگرچہ مسیحی دنیا کے اس غیر مذہدار پادری نے اپنے گستاخانہ کلمات پر معافی مانگ لی ہے۔ لیکن سی بی ایس ٹی وی چینل نے ابھی تک معافی نہیں مانگی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سی بی ایس کا کردار نہایت ہی بھیا تک اور بجر مانہ ہے۔ جیری فال ویل کا دیگر مذاہب اور ان کے پیشواؤں کے بارے میں کیا نظریہ ہے یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ اور اپنے عقائد اور نظریات کے لئے وہ کسی مذہب یا مذہب کے پیروکاروں کو برا بھلا کہتا ہے۔ یہ ایک سی بی ایس کے چینل سے

نشر ہو کر ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب بنتا ہے تو جیری فال ویل کا ذاتی عقیدہ یا نظریہ سی بی ایس کا نظریہ یا عقیدہ بن جاتا ہے۔ اس لئے سی بی ایس ٹی وی چینل پر بھی لازم ہے کہ جس طرح پادری جیری فال ویل نے پوری امت مسلمہ سے معافی مانگی ہے وہ بھی پوری مسلم امہ سے معذرت کرے بلکہ جیری فال ویل کو معافی اور معذرت کے لئے بھی پیش کرے جس طرح اہانت رسولؐ کے لئے پیش کیا تھا۔

معروف مورخ Karen Ara Strongس نے اپنی کتاب ”محمد“ میں لکھا ہے کہ جب مسلمانوں نے اسپین پر قبضہ کیا جس کی اکثریت عیسائی تھی اس وقت کی انتہا پسند عیسائی اپنے آپ کو قابل گردن زونی کروانے کے لئے مساجد کے سامنے آ کر رسول اکرم ﷺ کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہتے تھے تاکہ ان کو موت کی سزا ہو جائے اور وہ انہی لوگوں یعنی عیسائیوں میں سرخرو اور زندہ جاوید ہو جائیں۔ اس روایت کو ختم کرنے کے لئے اس وقت عیسائی پادریوں اور مسلمانوں کے علماء اور مبلغین نے بہت اہم کردار ادا کیا اگرچہ اس وقت بھی عیسائیوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا زہر پھیلائے کے لئے جیری فال ویل جیسے پادری موجود تھے۔

کیرن آرم اسٹرانگ نے برٹش کامن لاء کی بات نہیں کی جس میں Blasphamy Law پہلے ہی موجود تھا۔ جس کے مطابق کوئی شخص خواہ وہ عیسائی ہو یا نہ ہو حضرت عیسیٰ کے خلاف کوئی نازیبا کلمات نہیں کہہ سکتا تھا اور اگر کہتا تو سزا کا مستوجب گردانا جاتا۔ اور اس کو سزا ملتی۔ وہ بلاس فینی قانون آج بھی موجود ہے۔ یہی قانون پاکستان میں توہین رسالت کا قانون بن گیا ہے۔ کیونکہ پاکستان چینل کوڈ برٹش کامن لاء پر مبنی ہے۔

اب ایک سوال یہاں: جنوں میں یہ ابھرتا ہے کہ جیری فال ویل ریورینڈ وائٹ ملعون سلمان رشدی ’ملعونہ تسلیمہ نسرین اور اس قماش کے دیگر لوگوں میں فرق کیا ہے؟ سلمان رشدی اور اس قماش کے دیگر ملعون جن کا تعلق مسلم ممالک سے ہے بکاؤ مال ہیں۔ ملعون سلمان رشدی کی کتاب Satanic Verses کو عام مسلمانوں نے نہیں پڑھا ہے۔ یہ کتاب پہلے انگلینڈ میں چھپی مگر اس کی کوئی پذیرائی نہیں ہوئی۔ پھر اس کتاب کے ناشر نے ایک کھیل لھیا کہ کتاب کا امریکن ایڈیشن آنے سے پہلے مساجد اور اسلامک سینٹرز اور اسلامی تنظیمات کو اس کتاب کے بارے میں خبر پہنچائی کہ ”اس کتاب میں ملعون سلمان رشدی نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہرزہ سرائی کی ہے اور ان کے اصحاب کرام کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ غیر مہذب و ساقیہ اور خطرناک ہے۔ لہذا اس نوٹس لیا جائے۔ آزادی تحریر و تقریر کے نام نہاد پجاری مغربی اذہان سے متاثر انسانی حقوق کے نام نہاد نام لیوا و ایسٹرکائیہ فقرہ بوزے زور و شور سے پیش کرتے ہیں کہ ”تم نے جو کچھ بھی لکھا ہے میں اس سے متفق نہیں ہوں مگر میں تمہاری آزادی تحریر کی اپنی جان سے زیادہ حفاظت کروں گا“ میں کہتا ہوں کہ بھاڑ میں جائے ایسی آزادی تحریر و تقریر جس سے دنیا کے اربوں لوگوں کی دل شکنی اور دل آزاری ہو۔ مغربی دنیا کو مسلمانوں کو بغاوت کا یہودیہ لکھا دیا جائے اور مسلمان کتنا سستا بکاؤ مال ہے۔

شہرت اور دولت کے لئے سب کچھ کر سکتا ہے۔ سلمان رشدی کی دنیاوی وقعت میں مزید اضافہ آیت اللہ خمینی کے فتویٰ سے ہوا جس میں انہوں نے اس کا سر کی قیمت لگا دی۔ معلون سلمان رشدی اب بھی وندنا تا پھڑ رہا ہے۔ اس کو تنبیہ حاصل ہے۔ اس کی کتاب ساری دنیا میں اکھوں کے حساب سے بک گئی۔ وہ امیر اور مشہور ادیب بن گیا۔

جبری فال و میل کا بیان صرف ایک ٹی وی انٹرویو پر ہی نہ تھا بلکہ یہ مسلمانوں کی دینی حیثیت و غیرت اور نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ان کی محبت کو ٹسٹ کرنے کے لئے تھا۔ گویا یہ ایک ٹسٹ کیس تھا کہ کیا مسلمان 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد جس سے دنیا میں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں اب بھی پہلے کی طرح غیرت مند ہیں یا ۔۔۔

ایک عام مسلمان نے ناموس نبوی ﷺ پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عام مسلمان میں رسول اکرم ﷺ کی ناموس پر ہر مٹنے کے لئے ابھی غیرت موجود ہے۔ ان شہداء کا لہو طعون چیری فال ویل کی گردن پر ہے اگر بین الاقوامی اسلامی آرگنائزیشنز نے اپنا کوئی لیگل سیل بنایا ہوتا تو چیری فال پر قتل کا مقدمہ چل سکتا تھا مگر کیا کریں ع حیمیت نام تھا جس کا گئی تیور کے گھر سے

ضرورت اس امر کی ہے کہ یورپ اور امریکہ میں مسلم تشخص، اسلام اور مسلمانوں کی بقاء کے لئے ضروری ہے کہ بین الاقوامی میڈیا پر سیرت النبی ﷺ کے پروگرام منعقد ہوں۔ امریکی، یورپی اداروں میں، اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں، تھنک ٹینک اور دیگر اداروں میں جب تک یہ کام نہیں ہوگا لوگوں کو کیسے علم ہوگا کہ آپ ﷺ صرف مسلمانوں کے ہی نبی نہیں بلکہ وہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ یہی بات علامہ اقبال نے فرمائی ہے ۔

قوت عشق سے ہر شے کو بالا کر دے دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

مغربی دنیا، خصوصاً مغربی میڈیا کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ ایسے معاشرے میں آئے جس میں بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اس معاشرے میں حضور ﷺ نے Women Rights (دومن رائٹس) کی بات کی۔ جہاں قتل جرم ہی نہیں سمجھا جاتا تھا وہاں امن و سلامتی کا معاشرہ قائم کیا۔ جس مکرم و محترم ہستی نے زندگی بھر اپنی اؤٹنی کوتا زیا نہ مارا ہو، اسے نعوذ باللہ ”دہشت گرد“ کہنا بدترین صحافتی ”دہشت گردی“ ہے۔ ہمارے نبیؐ نے مدینہ اور اس کے اطراف میں رہنے والے یہودیوں اور عیسائیوں کو مکمل تحفظ دیا، اور جب حجاز مقدس کا میڈیا حضور ﷺ کے ہاتھوں میں تھا تو آپؐ نے اسے دیگر مذاہب کے خلاف استعمال نہیں کیا۔ امریکی میڈیا آئے دن مسلمانوں کے خلاف مسلسل زہرا گل رہا ہے، ملعون چیری فال ویل کہتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ محبت کا پیغام لائے تھے اور نعوذ باللہ حضرت محمد ﷺ نے محبت کے بجائے نفرت کا پیغام عام کیا۔.....

جبری فال ویل کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ تورات اور انجیل میں احمد مرسل کی آمد کی پیشگوئی کی گئی ہے اور دونوں مذکورہ انبیاء حضور اکرمؐ کی آمد کی خبر دے رہے ہیں۔ (بقیہ صفحہ نمبر ۵۶ پر)